پیشہ اختیار کرے اس کو اس امر کے سمجھنے میں مدد ملنی چاہیے کہ آیا سپہ گری کا پیشہ بنی نوع انسان کے لیے فائدہ مند ہے؟ صحیح تعلیم سے نوجوانوں کو صرف اپنی ذاتی صلاحیت بڑھانے میں نہیں بلکہ اس بات کے سمجھنے میں مدد ملنی چاہیے کہ کس کام سے دلچسپی رکھنے میں سب سے زیادہ بہتری متصور ہے۔ ایسی دنیا میں جو جنگ و جدل، بربادی اور مصائب سے پاش پاش ہو رہی ہو، انسان کو اس بات کا اہل ہونا چاہیے کہ وہ ایک نیا معاشرتی نظام بنا سکے اور مختلف طرز زندگی عمل میں لا سکے۔ ایسی سوسائٹی قائم کرنے کی ذمہ داری جس میں امن و دانش مندی کی روشنی ہو خاص طور پر معلم پر ہے۔ اس کے لیے بہت بڑا موقع اس بات کا ہے کہ بغیر جذباتی ہیجان پیدا کیے سماج میں انقلاب پیدا کرنے میں مددگار ہو۔ صحیح قسم کی تعلیم نہ تو گورنمنٹ کے قواعد پر، نہ کسی مخصوص دستور العمل پر منحصر ہے، بلکہ اس کا فیصلہ خود ہمارے اور والدین کے ہاتھ میں ہے۔

اگر دراصل والدین کو اپنے بچوں کی کافی فکر ہو تو وہ ایک نئی سوسائٹی بنا سکتے ہیں۔ واقعہ تو یہ ہے کہ اُن کو اس کی مطلق فکر نہیں۔ اس اہم ترین مسئلہ کے لیے ان کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ روپیہ کمانے، کھیل تماشہ رسومات اور پوجا پاٹھ کے لیے تو وقت مل جاتا ہے۔ مگر بچوں کے لیے کس قسم کی صحیح اور مناسب تعلیم ہو، اس پر غور کرنے کی مطلق فرصت نہیں۔ اس حقیقت کا مقابلہ زیادہ تر لوگ نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ

مقابلہ کرنے میں انھیں اپنی تفریحات اور لہو و لعب کو چھوڑنا پڑے گا، جس کے لیے وہ فی الواقع تیار نہیں۔ اس لیے وہ اپنے بچوں کو اسکول بھیج دیتے ہیں، جہاں استاد بھی کبھی بچوں کی زیادہ فکر نہیں کرتے، استاد کیوں فکر کرے؟ اس کے لیے تو تعلیم دینا محض ایک پیشہ یعنی روزی کمانے کا ذریعہ ہو گیا ہے۔

اگر پس پردہ ہم دیکھیں تو یہ پتہ چل جائے گا کہ جو دنیا ہم نے بنا رکھی ہے وہ کتنی اوپری، مصنوعی اور بد نما ہے۔ ہم تو اس پردے کو خوب سجا کر رکھتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بد قسمتی سے زیادہ تر لوگ بجز اس کے کہ دولت کمائیں، اقتدار اور طاقت حاصل کریں یا جنسی خواہش پوری کریں، ان کے دل میں کوئی لگن زندگی کی اہمیت سمجھنے کی نہیں ہوتی، نہ زندگی کی دوسری پیچیدگیوں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے بچے بھی بالغ ہو کر اپنے والدین کی طرح بالکل خام اور غیر مکمل سیرت کے رہ جاتے ہیں اور پھر برابر خود اپنے سے آویزش اور پیکار میں مبتلا رہتے ہیں، کہنے کو تو بہت آسانی سے ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے بچوں سے پیار ہے، لیکن اگر ہم موجودہ سوشل کیفیت کو قبول کر لیتے ہیں اور کسی قسم کا بنیادی انقلاب ایسی تباہ کن سوسائٹی میں پیدا نہیں کرنا چاہتے تو کیا ہمارے دلوں میں واقعی محبت ہے؟ جب تک ہم اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے ماہرین کے محتاج